www.oqasa.org

پیغمبران کے نظریات کی تعلیمات کے چراغ روشن کرو۔ انسانیت کو امن و سکون اور مہر و محبت کا لا متناھی خزانہ میسر ھو گا۔

OQASA

عنایت اللہ

۱۔ امریکہ اور ان کے حواریوں نے دوسرے ممالک کا امن عامہ تباہ کرنے کے لئے مختلف تنظیمیں اور مختلف ادارے سی۔آئی۔اے وغیرہ بنا رکھے ہیں۔ان میں سے ایسے ادارے بھی ہیں جو حکمرانوں ان کے وزیروں، مشیروں اور سفیروں کو خریدتے چلے آرہے ہیں۔یہ حکومتوں میں ان کے ورکروں کی حیثیت سے ان کی ذمہ داری کو پورا کرتے اور ان کے ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے فرائض ادا کرتے ہیں ۔اوران میں سے کچھ ان کی بین الاقوامی تنظیموں کے باقاعدہ رکن نامزد ہوتے ہیں۔دنیا کے تمام غیر ترقی یافتہ ممالک ان ایجنسیوں کی زد میں ہوتے ہیں۔یہ ادارے ان ممالک میں اپنی مرضی کی حکومتیں قائم کرتے رہتے ہیں۔اگر کوئی حکمران ان کا کہنا نہ مانے اور ان کی مرضی اور منشا کے مطابق کام نہ کرے ۔تو اس کو حکومت سے فارغ کرنا یا اس کی حکومت کو ختم کرنا ان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ان کو حکومت کا مزا بھی چکھاتے ہیں اور پھر جب چاہتے ہیں ان کو موت سے بھی واصل کروادیتے ہیں۔ان کو پھانسی پر لٹکوانا، ان کو بمع عملہ اور جہاز ہی تباہ کروا دینا اور ان کو **ملک** بدر کروا دینا ان کیلئے کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔پاکستان کو دولت اور اقتدار کے بھوکے ان وحشی اور غدار ایجنٹوں سے **ملک** کو دولخت کروا دینا ان کے دائیں بائیں ہاتھ کا کھیل ہوتا ہے۔اس کے علاوہ ان کے ذریعہ اپنی مرضی کی حکومتیں ملکوں میں قائم کرتے ہیں۔ان کو اپنے اشاروں پر چلاتے اور اپنے مقاصد کی تکمیل ان سے کرواتے چلے آرہے ہیں۔جو ان کے مقاصد میں حائل ہو ں۔ان کو نیست و نابود کرنے اور ان کو دنیا ہستی سے مٹا دینے کے فرائض ان کی سیکنڈ کمانڈ کے تباہ کن دہشت گرد تنظیموں کے ارکان کے سپرد کردیئے جاتے ہیں۔جو اپنے ٹارگٹ کو پورا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت نہیں کرتے۔ان کی یہ تنظیمیں جس **ملک** میں چاہتی ہیں ۔قتل و غارت کرواتی ۔فرقہ واریت کو ہوا دیتی اور دہشت گردی پھیلاتی اور پھر اس **ملک** کو دہشت گرد قرار دینا ان کی سیاست کا حصہ بن چکا ہے۔اسلامی ممالک کو انہوں نے نشانہ عبرت بنا رکھا ہے۔

۲۔ ان کے یہ ایجنٹ اور دہشت گرد نمائندے ملکی قومی، ملی اور مذہبی کمزوریوں کو نوٹ کرتے۔ان کے مطابق یہ اپنے پروگراموں کو ترتیب دیتے۔اس کا لائحہ عمل تیار کرتے جس کے تحت وہ اپنا گوہر مقصد حاصل کرسکیں۔اور پھر اس کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے چلے آرہے ہیں۔پاکستان پر ان کی گہری نگاہ ہے۔یہ **ملک** ان کے لئے ناقابل برداشت **ملک** ہے۔اس **ملک** کے نگہبان اللہ تعالیٰ اور ان کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔جس کی وجہ سے یہ **ملک** ہر قسم کی بلائے ناگہانی اور آفات ارض و سماوی سے بچتا چلا آرہا ہے۔برعکس اس کے کہ ہمارے اعلیٰ قسم کے سیاستدان اور حکمران ان بین الاقوامی تنظیموں اور طاقتوں کے رکن اور ایجنٹ کی حثیت اختیار کرتے چلے آرہے ہیں۔یہ بدنصیب طبقہ معاشیات کی بھوک بجھاتا اور اقتدار کی ہوس کی جنگیں لڑتا اور **ملک** کی بنیادوں کو کھوکھلا کرتا چلا آرہا ہے۔اس کے باوجود ان کا یہ عبرتناک کھیل واصل جہنم ہونے کے قریب آچکا ہے۔انشا اللہ تعالیٰ اس **ملک** سے اللہ تعالیٰ نے روحانی اور الہامی انسانیت کی فلاح کے مرکز کا کام لینا ہے۔

۳۔ اے اہل وطن غور کرو۔مذہبی تنازعات کو کون ہوا دیتے ہیں۔یہ مذہبی تنظیمیں کیسے معرض وجود میں آتی ہیں۔ان میں حکومتوں اور بیرونی ایجنسیوں کا کنٹرول ہوتا ہے۔یہ حکومتیں اور ایجنسیاں کب کاروائیاں عمل میں لاتی ہیں۔یہ بات کسی سے چھپی نہیں۔حکومتیں خود ہی فرقہ پرستی کی پرورش کرتی ہیں اور خود ہی انہیں پروان چڑھاتی ہیں۔وقت کی ضرورت پوری کرنے کیلئے ان دینی،مذہبی جماعتوں کے ورکرو ں اور سربراہوں کو کیسے ایک دوسرے سے نفرت کی آگ سے دوچار کردیا جاتا ہے۔ملک میں کتنی بیرونی ممالک کی دہشت گرد تنظیمیں شیعہ،سنی فساد کو ہوا دینے کیلئے کام کرتی ہیں۔کونسا عمل بروئے کار لاتی ہیں۔کون کون زبان کا زہریلا زہر اگلتا ہے۔کتنے بم بلاسٹ کرواتی ہیں۔کتنے بے گناہ اور معصوم انسانوں کا خون بہایا جاتا ہے۔دین میں نفاق اور ملت میں نفرت کے کون بیج بوتے ہیں۔ان میں سے مختلف فرقوں کے لوگوں کو کیسے اہم وزارتوں،مشاورتوں اور سفارتوں پر تعیناتیاں کن کے اشاروں پر کی جاتی ہیں۔وہ کیسے ایک دوسرے فرقے کے لوگوں کو قتل کرواتے ہیں۔سیاستدان کیسے کیسے حکومت حاصل کرنے کیلئے اپنی باری کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔یہ ملک وملت کے مقدر کا کیسے فیصلہ کرتے ہیں۔یہ بات پوچھنے کی نہیں۔بات یہ ہے کہ اس کا تدارک کون کرے گا۔یہ کیسے ہوگا۔اس کارخیر کو صرف صاحب بصیرت دینی قیادت کا ایک قائد ہی سرانجام دے سکتی ہے۔یہ حکومتیں اور وزارتیں حاصل کرنے والے ہجوم لیڈراں اور ہجوم کرگساں کے بس کا روگ نہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان بداعمالیوں سے بچائے اور ہمیں انسانیت کی عزت او راحترام اور خدمت کی توفیق دے۔امین۔

۴۔ کسی ملک یا ملت کی تباہی اور بربادی کا بگل فطرت اس وقت بجاتی ہے۔جس وقت حکمران اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کو کچل دیں۔صدر مملکت کے مطابق ملک کی ۹۵ فیصد افسر شاہی کرپٹ،رشوت خور اور ہر قسم کی بددیانتی میں ملوث چلی آرہی ہے۔سیاسی لیڈران کی بات مت پوچھو۔ان کے تمام شاہی محل،سرے محل،رائیونڈ ہاؤسز،ملیں،فیکٹریاں،کارخانے،کاریں،کوٹھیاں اور شاہانہ خرچ اسی رشوت،کرپشن اور بددیانتی کی پیداواریں۔ان کی تعلیم وتربیت جمہوریت کی سرکاری درسگاہوں یعنی سکول سے لے کر یونیورسٹیوں اور اعلیٰ اکیڈمیوں میں ہوتی جارہی ہے۔ان کا اسلامی تعلیم وتربیت سے دور کا واسطہ نہیں ہوتا۔ان کے اخلاق وکردار کی تشکیل وتکمیل ملک کا فرعونی نظام اور سسٹم سرانجام دیتا چلا آرہا ہے۔طبقاتی تعلیم سے طبقاتی معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ان اعلیٰ طبقے میں سے کچھ کی اہم پوسٹوں پر تقرریاں بیرونی ممالک کے اشاروں پر ہوتی ہیں۔جمہوریت کی گرفت سے ترقی یافتہ ممالک غیر ترقی یافتہ ممالک کو کیسے کنٹرول کرتے ہیں۔نیک دل اور محب وطن حکمران کن حالات سے دوچار رہتے ہیں۔وہ کس حد تک مجبور اور بے بس ہو چکے ہوئے ہوتے ہیں۔دیکھو۔ملک کن کن المیوں سے گذر رہا ہے۔ملت دین کی دوری کی سزا میں مبتلا ہو چکی ہے۔اس کا صدقہ دینا ہوگا۔دینی قیادت ملک میں قائم کرنی ہوگی۔قائد ملت خانہ خدا میں بیٹھ کر ملک وملت کے تمام امور کے فیصلے کرنے کا پابند ہوتا ہے۔نہ وہ خود کرپشن کرتا ہے اور نہ ہی کسی اہلکار کو ایسا کرنے کی کبھی جرائت ہوتی ہے۔کرپشن اوپر سے چلتی ہے اور نیچے تک اس کی مارکیٹ تیز ہوتی جاتی ہے۔جمہوریت کا تمام سٹرکچر رشوت،سفارش، کرپشن اور عوام کی دولت کے بیجا تصرف اور عیاشی کے گرد گھومتا چلا آرہا ہے۔اگر جمہوریت کا اقتدار بیوفائی،دھوکہ،دغا فریب،جماعتوں سے غداری کر کے ہوس اقتدار کی آگ بجھانے کیلئے نئی غداروں کی سیاسی جماعتیں تیار کر کے حکومتیں حاصل کرتی جائیں تو ان کی سرکاری افسر شاہی،منصف شاہی کی افواج کا کیا حال ہوگا۔وہ بھی اسی طریقہ کار کو عمل میں لائے گی۔اس دور کا قیمتی سکہ بیوفائی،

دھوکہ فریب، محسنوں سے غداری پر مشتمل ہے جو دنیا کی بڑی طاقتوں نے اس وقت رائج کر رکھا ہے۔ جس کی جڑیں دنیا کے تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔

۵۔ افغانستان اور عراق دو مسلم ممالک ہیں۔ یہ دونوں ممالک ایک طویل عرصہ تک امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے اشاروں پر ناچتے رہے۔ افغانستان اور روس کا آمنا سامنا انہوں نے کروایا۔ افغانستان نے روس کی یلغار کو روکا۔ اور اس کے اس جنگ میں چار پانچ لاکھ افغانی باشندے شہید ہوئے۔ ان کے شہر اور بستیاں ویرانوں میں بدل گئیں۔ طالبان کی حکومت قائم ہوئی جو امریکنوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ کیونکہ وہ راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ انہوں نے ملک میں اسلامی شورائی نظام قائم کیا جو جمہوریت کے متضاد ضابطہ حیات اور نظریات پر مشتمل تھا۔ امریکہ کے حکمرانوں کو اسلامی نظریات پر مشتمل حکومت برداشت نہ تھی۔ اسامہ بن لادن کا بہانہ تراشا اور وجہ حملہ بنالیا۔ اس کے خلاف الزامات تھے کہ وہ ایک عالمی دہشت گرد ہے۔ اور اس کی تنظیم القائدہ نے امریکی ٹاوروں کو تباہ کیا ہے۔ بغیر کسی ثبوت اور بغیر کسی جواز کے امریکہ اور اس کے اتحادی عالمی دہشت گرد افغانستان پر چڑھ دوڑے۔ اس کے ساتھ ہی امریکہ نے از خود جدید اسلحہ، ڈیزی کٹر بموں، تباہ کن میزائلوں، گیس بموں، کیمیائی بموں، جراثیمی بموں، نائٹروجن بموں اور طرح طرح کے انسانیت کو تباہ کرنے والے بموں کے حملے جاری کر دیئے۔ درسگاہوں، سکولوں، مسجدوں، عبادت گاہوں، ہسپتالوں اور خوراک کے ذخیروں کو نشانہ بنایا۔ معصوم بے گناہ اور بے ضرر مخلوق خدا، جانوروں، حیوانوں اور انسانوں کو لقمہ اجل بنایا۔ کمزور ملک کے سادہ لوح اور امن پسند باشندوں کو تباہ کن اسلحہ کی طاقت سے دبوچ لیا۔ افغانستان کی لڑائی ان بین الاقوامی دہشت گردوں نے جیت لی۔ افغانستان کے اندر ان کی افواج داخل ہو گئیں اور افغانی قوم کے ساتھ جنگ کا آغاز کر لیا۔ دنیا میں ان کی فتح رسوائی اور تباہی کا ٹیکہ بن کر ابھر رہی ہے۔ اب ہر روز ان کی فوج کے سپاہیوں اور افسروں کی لاشیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔ آسمانوں کی بلندیوں سے بم گرانا اور دور دراز سے میزائلوں سے تباہی پھیلانا، معصوم بچوں، مستورات اور مرد و زن کا قتال اور زخموں سے نڈھال کرنا تو آسان کام ہے۔ زمینی جنگ لڑنا بے مقصد لڑائی لڑنے والی افواج کے بس کا کام نہیں۔ امریکی حکمران اس جنگ میں بری طرح پھنس چکے ہیں۔ دنیا کا امن تباہ کرنے کے پورے ذمہ دار ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ان ممالک کے عوام نے خودکش حملہ آوروں کی افواج تیار کر لی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں بسنے والے عوام کیلئے بین الاقوامی سطح پر ایک مستقل خودکش حملوں کا خطرہ اور خوف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ دن بدن ان مجاہدین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چھوٹے اور موثر قسم کے ہتھیار ان کیلئے حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ اسرائیل، افغانستان اور عراق میں ان حق پرستوں سے زمینی جنگ لڑنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو چکا ہے۔ امریکی اور مغربی اتحادی ممالک کے عوام الناس کا اس بے مقصد قتل و غارت، جبر و تشدد اور ظلم و بربریت کے ساتھ کوئی دور کا تعلق نہ تھا اور نہ ہے۔ بلکہ امریکہ، مغربی ممالک اور دنیا بھر کے بیشتر عوام ان ظالم حکمرانوں کے اس ظالمانہ قتل و غارت کے عمل کے خلاف سراپا احتجاج بنے چلے آ رہے ہیں۔ دوسری طرف خودکش حملہ آوروں کے لئے بھی مناسب نہیں کہ وہ بھی معصوم اور بے گناہ عوام کا قتل عام کرتے پھریں۔ وہ بھی پھر ان کا جوان کے دکھوں میں برابر کے

شریک ہوں اور ان کے لیئے حکمرانوں کے خلاف سراپا احتجاج بنے کھڑے ہوں۔ان کو ایک دوسرے ممالک کی عوام کی بجائے، ان ظالموں کو ڈھونڈ نکالنا، ان کا احتساب کرنا اور ان کو نشانہ عبرت بنانا چاہئے۔جو اس کھیل کے خالق اور اصل کھلاڑی ہیں۔

۶۔ اسی طرح عراق کے حکمران صدام حسین کے ساتھ امریکی سیاستدانوں اور حکمرانوں کے تعلق بہت اچھے تھے۔وہ اس کی پوری طرح پشت پناہی کرتے تھے اور کرتے رہے۔عراق کو امریکنوں نے جدید اسلحہ سے لیس کیا۔صدام حسین سے مل کر ایران کے خلاف ایک جنگی منصوبہ بندی تیار کی۔وہ دونوں ممالک کی فوجی طاقت اور معاشی طاقت ختم کرنا چاہتے تھے۔تاکہ وہ اسرائیل کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے قابل نہ رہ سکیں۔عراق اور ایران کی جنگ کا آغاز کروایا۔امریکہ ایران کو برداشت نہ کرتا تھا۔کیونکہ ایران بھی ایک مذہبی ریاست تھی اور اسلام کے نفاذ کی حامی تھی۔اور انقلاب ایران نے امریکا کو پریشان کر دیا تھا۔اس کی وجہ عناد بھی ایران کا اسلامی کلچر اور نظریات کا نفاذ ہی تھا۔ایرانی امریکہ کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ایران دنیا میں ایک طاقت بن کر ابھر رہا تھا۔ایران اور عراق دونوں ممالک اسرائیل کے لئے خطرہ کا باعث تھے۔جس کیلئے امریکہ اور یہودی ہر قیمت پر عراق اور ایران کو سبق سکھانا چاہتے تھے۔ان کی طاقت ویران اور ختم کرنا چاہتے تھے۔

وہ ایران میں اسلامی نظریات کی بجائے جمہوریت کے نظام اور نظریات کا ایران میں نفاذ دیکھنا چاہتا تھا۔جس اسلامی **ملک** میں دینی نظریات کی بجائے جمہوریت کے نظریات کی بالادستی سرکاری طور پر رائج کر دی جائے۔تو اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ اس **ملک** میں دین کے نظریات مساجد کے پنجروں میں مقید اور پابند ہو کر رہ جاتے ہیں۔اس طرح عملی طور پر ملت کے اجتماعی دینی کردار کو مفلوج کر دیا جاتا ہے۔مسلم امہ کی نسلیں خود بخود دین سے دوری اور جمہوریت کے فرعونی نظریات کی سرکاری طبقاتی تعلیم وتربیت سے فرعونی افسر شاہی، فرعونی منصف شاہی اور فرعونی نوکر شاہی میں ڈھلتی چلی جاتی ہے۔جو تہذیب اور تشخص جمہوریت کی آغوش میں تیار ہوتا ہے اس کا دین کیساتھ دور کا تعلق نہیں ہوتا۔جمہوریت کے نظریات کی تعلیم وتربیت اور تعلیمی نصاب سے **ملک** میں پھیلے ہوئے سرکاری سکول، کالجز اور یونیورسٹیاں دینی نظریات اور کردار کو نگلتی جاتی ہیں۔اس طرح بڑی ہنر مندی سے مسلم امہ کو بے دینی، کفر اور منافقت کے کینسر میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔امریکہ اور اس کے حواریوں نے عراق کو تعاون دے کر ایران کی بہترین افواج کو امریکہ کے مہیا کردہ تباہ کن اسلحہ کے ذریعہ بری طرح کچل دیا۔ان مغربی اسلحہ ساز ممالک نے دونوں ممالک کو خوب اسلحہ فروخت کیا۔ان کی دولت بھی لوٹ لی۔ان کی افواج کو بھی مفلوج اور ختم کروادیا۔صدام حسین کو ایکبار پھر امریکنوں نے اعتماد میں لیا اور اس سے کویت پر حملہ کروادیا۔اس دفعہ بڑی ہنر مندی سے امریکہ نے عراق کو چھوڑ کر عربوں کا ساتھ دیا۔وہ ان کی حفاظت کا خود ذمہ دار بن گیا تھا۔جتنا پرانا اور ناکارہ اسلحہ تھا اس کو عراق کے خلاف استعمال کیا۔عربوں کے بنک اس کے عوض خالی کروا لئے۔اپنے تمام ادھار اتار لئے بلکہ ان کو اپنا مقروض بنالیا۔ایک رہزن کی طرح ان کے خزانے لوٹ لئے۔ان کے تحفظ کی خاطر اپنی افواج ان کے ممالک میں داخل کر لیں۔جو آج تک قابض ہوئی بیٹھی ہیں۔اس طریقہ سے عراق کو امریکنوں اور ان کے اتحادیوں نے مختلف جنگوں کے جال میں پھنسا کر اس کو یو این او کے ذریعہ باضابطہ طور پر حملہ آور تسلیم کروالیا۔اس کی ناکہ بندی کر لی گئی۔عراق کے لوگوں کو ان کے ناکردہ جرم کی سزا میں مبتلا کر دیا گیا۔ان کو معاشی اور معاشرتی طور پر

مکمل تباہ کر دیا گیا۔

اس قسم کے روح سوز ضمیر کش، دھوکہ،فریب اور دغابازی کے ظلمات کے عمل کو جمہوریت کی سیاست کا اہم حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ خدارا معصوم اور بے گناہ مخلوق خدا اور انسانیت پر رحم کھاؤ۔ مذہب اور پیغمبران کی نوری نظریاتی روشنی اور روح القدس اور حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے چراغ روشن کرو۔ مغرب و مشرق کے انسانوں، قوموں، ملتوں کے دلوں کو نفرتوں اور منافقتوں کا مرکز نہ بناؤ۔ ان کو انسانی رشتہ کے تقدس سے آشنا کرنا سکھاؤ۔ محبت کا آسمانی تحفہ مخلوق خدا میں تقسیم کرو۔ ادب انسانیت اور خدمتِ انسانیت کے پاکیزہ فریضہ کو شوق سے ادا کرو۔ اس کائنات کیلئے خیر کے داعی بن جاؤ۔ یہ نورانی شمع پیغمبران کی تعلیمات کے نور سے روشن کرو۔ جہالت کے اندھیرے روشنیوں میں بدل جائیں گے۔ خداوند قدوس ہمیں اپنے اپنے ممالک میں مذاہب کی بالادستی دنیا میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرماویں۔ آمین۔ ثم آمین۔

۷۔ اس وقت دنیا کا ہر **ملک** جمہوریت کے ان امریکی اوران کے اتحادی سیاستدانوں کے ظلمات کے علوم اور اعمال کی گرفت میں مقید ہے۔ اور پوری گلوبل لائف ان کی مہلک اسلحہ سازی اور قتل و غارت کی رینج اور کنٹرول میں ہے۔ دنیا میں امریکی اور اس کے اتحادی دوستی کے روپ میں تعلق کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ سب سے پہلے اس **ملک** کی بنیادی ضروریات اوران کی مالی امداد کرنے کا عمل جاری کرتے ہیں۔ مالی امداد مہیا کرنے سے قبل اس **ملک** میں ان کی ضروریات کا تخمینہ لگانے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ پھر تجارت کے دروازے کھولتے ہیں۔ بس اتنا موقع ملنے پر ان کی تمام دہشت گرد تنظیمیں اس **ملک** میں ان کے ساتھ ہی داخل ہو جاتی ہیں۔ پھر مرحلہ وار اس **ملک** کی سیاست اور اس کی کمزوریوں کو پرکھتے اور اپنے پاؤں پھیلاتے اور جماتے چلے جاتے ہیں۔ پھر ان کی یہ تنظیمیں اس **ملک** میں قتل و غارت اور دہشت گردی سے جو حشر اس **ملک** کا کرتی ہیں۔ وہ کسی سے چھپا نہیں رہتا۔ جس کے یہ دوست بن جاتے ہیں ان کو دشمنوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ عربوں کا حشر دیکھ لو اسرائیل کا وجود ان کے دل میں زخم بنا کر رکھ دیا۔ افغانستان کی مدد کی اوران سے روس کے ٹکرے کروائے۔ ان کی لاکھوں جانیں اوران کی بستیاں تباہ اور نیست و نابود ہو گئیں۔ اس کے بعد افغانستان پر از خود اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر دنیا کے جدید ترین اسلحہ سے حملہ کیا۔ اور باقی ماندہ افغانستان کو تباہ و برباد کر دیا اور اس پر قبضہ کر بیٹھا۔ اس اسلامی **ملک** میں بھی اسلام کے منافی جمہوریت کے نظریات پر مشتمل حکومت قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہی حشر عراق کا کیا۔ عراق پر جدید اسلحہ تیار کرنے کے الزامات لگائے۔ اس **ملک** کو بلیک لسٹ کر دیا اور بین الاقوامی سطح پر پابندیاں عائد کر دیں۔ کئی بار انسپیکشن ٹیموں پر مشتمل اسلحہ انسپکٹر کو عراق کی فیکٹریوں کو چیک کرنے کیلئے بھیجا۔ لیکن کوئی ثبوت نہ ملا۔ دوسری طرف کویت اور دوسرے عرب ممالک میں ان کی امداد کی غرض سے ان کے ممالک میں اپنی افواج اتار کر ان پر بغیر جنگ کے قبضہ کر لیا۔ اپنی افواج کے اخراجات اور اس کے علاوہ ہر قسم کے اخراجات افواج کے نقل و حرکت اور بھاری تنخواہیں ان سے لیتا چلا آرہا ہے۔ ان کی تیل، معدنیات اور وسائل کی تمام کمائی ان سے چھینتا چلا آرہا ہے۔

۸۔ مغربی ممالک اس دور کے جدید تہذیب کے جدید ترین سیاسی فرعونی طرز کے معاشی اور معاشرتی بین الاقوامی دہشت گرد ہیں۔ جو غیر ترقی یافتہ ممالک کی امداد کیلئے فنڈ مہیا کرتے ہیں۔ اپنے معاشی سکالر، اپنے معاشرتی دانشوران ممالک میں داخل کرتے ہیں۔ وہ ایسے

مما لک کے تمام بجٹ پر نظر ڈالتے ہی اس کی ساری معیشت کی پوزیشن اور روزمرہ کی یوٹیلٹی کا تخمینہ حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس **ملک** کا تمام معاشی اور معاشرتی نظم ونسق اپنے کنٹرول میں لیتے جاتے ہیں۔ وہ اس **ملک** کی ڈیمانڈ اور سپلائی پر کڑی نظر رکھتے ہیں اور ہر قسم کی تجارت کے دروازے ان پر کھل جاتے ہیں۔ کسی بھی وقت بحران پیدا کرنے کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جوفنڈ یہ مہیا کرتے ہیں ان کا بیشتر حصہ اکثر ان کے مشیروں کی تنخواہوں اور سہولتوں کی نظر ہو جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس **ملک** کی سیاست میں عمل دخل دینا شروع کر دیتے ہیں۔ متعلقہ چیدہ چیدہ سرکاری اہم سیاسی لیڈران صدور، وزیر اعظموں کی حکومتوں کو بدلنا اور اپنی پسند کی حکومتیں قائم کرنا ان کی روزمرہ زندگی کا حصہ بنتا جاتا ہے۔ اس کے بعد گورنروں، وزیروں مشیروں،، انتظامیہ، عدلیہ اور افواج کے اعلیٰ عہدے داروں کا کنٹرول خود بخود ان کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔ جب تک کوئی حکمران ان کی مرضی کے مطابق **چلتا** رہتا ہے۔ اس وقت تک اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ تخت یا تختہ کی تلوار ہر وقت ان کے سر پر لٹکتی رہتی ہے۔ جیسا کہ افغانستان اور عراق کی حکومتوں اور سربراہوں کو اسلحہ کی نوک پر تبدیل کر کے ان مما لک پر اپنے ایجنٹوں کو بٹھا دیا گیا ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے تک لاکھوں انسانی جانوں کا قتال کیا گیا۔ لاکھوں کے اعضا فضا میں بکھیرتے رہے۔ اور اذیتناک زخموں سے چور ہوتے رہے۔ خوبصورت بستیاں نیپام بموں، ڈیزی کٹر بموں اور تباہ کن میزائلوں سے خاکستر اور ویران ہوتی رہیں۔ فضائی طاقت کی برتری کی بنا پر یہ دونوں لڑائیاں جیت گئے۔ دونوں مما لک پر قبضہ کر لیا۔ پھر جمہوریت کے فرعونی نظام حکومت کے شکنجے میں عوام کو مقید کرنے میں کوشاں ہیں۔ ان دونوں مما لک کے عوام کا مذہب اسلام ہے۔ جمہوریت ایک ایسا نظام حکومت ہے۔ جس کی سرکاری بالا دستی سے وہاں کی عوام کے نظریات خود کار طریقہ کار کے مطابق نام محمد دین باقی بچ جاتا ہے۔ لیکن نظریاتی اور عملی طور پر عوام مغربی دانشوروں کے 1857ء کے ایکٹ کے عدل کش نظریات کی انتظامیہ اور عدلیہ کے رشوت، کمیشن، کرپشن اور بے حیائی کے ضابطوں میں مقید ہوتے جاتے ہیں۔ سود کے لعنتی معاشی نظام کا عمل **ملک** میں جاری ہو جاتا ہے۔ ٹیکس کلچر کے ذریعہ عوام الناس سے انکی روزمرہ زندگی کی بنیادی ضروریات چھین لیتے ہیں۔ وہ **ملک** اور عوام قرضوں میں غرق ہوتے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طبقاتی تعلیم اور طبقاتی معاشرہ جنم لینے کا عمل بھی جاری ہو جاتا ہے۔ اسلامی نظریات کو عملی طور پر ختم کر دیا جاتا ہے۔ جمہوریت کے نظریات کی بالا دستی سے مسلم امہ پر ایک عظیم سانحہ اور بدترین فتنہ مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جو انسانی حقوق کے اعتدال ومساوات اور مسلم امہ کے نظریات کیلئے زہر قاتل ہے۔ انسانیت کو طبقات کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مسلم امہ کی وحدت کو توڑ کر سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مادیت اور اقتدار کی بھوک کی آگ درندگی کی حد تک بڑھاتا جاتا ہے۔ انسان درندہ بن کر معاشی اور معاشرتی قتال کا عمل جاری کر لیتا ہے۔

جمہوریت کی تعلیم وتربیت فساد فی الارض کی بنیاد ہے۔ جو مسلم امہ کی وحدت کو سیاسی جماعتوں میں بکھیر دیتی ہے۔ دلوں اور ذہنوں میں نفرت اور منافقت کا بیج بوتی ہے۔ حکمران اور انکی افسر شاہی، منصف شاہی اور نوکر شاہی کے دانشور رشوت، کمیشن، کرپشن اور بے حیائی کی آبیاری کرتے ہیں۔ جھوٹے کیسوں میں لوگ ملوث کئے جاتے ہیں۔ عدالت میں سچ بولنے کی سزا مقدمہ خارج کروانے کے مترادف ہوتا ہے۔ اس ظالم، غاصب نظام حکومت کا عوام کے پاس کوئی تدارک نہیں رہتا سوائے دینی نظام اور دینی قیادت کے۔ وہ یہ فرعونی اور یزیدی

غاصب حکمران اوران کی انتظامیہ اور عدلیہ کی قوتیں ان غلام ممالک میں نافذ ہونے نہیں دیتیں۔ان سے نجات پانے کاواحد ذریعہ ایک دیدہ ورقائداور دینی قیادت،وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔اس انقلاب کوروکناان کے بس میں نہیں۔ملاں اورمشائخ جمہوریت کے ہمنوااور دین کے دشمن بن چکے ہیں۔دین کاتحفظ حاصل کرنے کی بجائے،دین کوتحفظ دینے کیلئے حکومتوں میں غرق ہوتے جارہے ہیں۔کتنے بدنصیب یہ دینی درندے ہیں۔جودین کی اقدارکوحکومتی سطح پرروندنے اورمسخ کرنے کے برابر کے مجرم اورگناہگار ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کوراہ ہدایت نصیب کرے آمین۔

۹۔ واقع کربلا کیوں پیش آیا۔اس کے سیاق واسباق کیاتھے۔اس کی کیاوجوحات تھیں۔اس کے اسباب کیاتھے۔جن کی خاطرنواسہ ءرسول ﷺ حضرت امام حسینؓ نے اپنے پورے خانوادے اوراپنے پورے عزیزواقارب،ان کےعلاوہ اپنے مقبول ومحبوب پیروکاروں جن میں مستورات،بچے،نوجوان اوربوڑھے شامل تھے۔جنہوں نے جام شہادت نوش کرنے سے پہلے بڑے دکھ،بڑے صدمات اوربڑی اذیتیں برداشت کیں۔ایک ایک کرکے 72 تن جام شہادت بڑی ہمت وجرائت سے پیتے گئے۔بچے ،بوڑھے پیاس سےتڑپتے اوربھوک سے بلکتے رہے۔اپنے عزیزواقارب کوایک ایک کرکے جام شہادت نوش کرنے کاالمیہ اور صدمہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے اوربڑے دکھ اورصبرکیساتھ برداشت کرتے رہے۔لیکن کوئی اذیت بھی ان کی استقامت کے راستہ میں حائل نہ ہوسکی۔انہوں نے خدااوررسول ﷺ کی خوشنودی اوردین محمدی ﷺ کےنفاذ کی خاطر ایک ایسی عظیم قربانی اورشہادت کی مثال قائم کی۔جوانسانی تاریخ میں روزروشن کی طرح چمکتی اورروشنی پھیلاتی نظر آتی ہے۔جوصداقت کے کارواں کیلئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔یہ کون لوگ ہیں جوذکراذکاران طیب ہستیوں کی شہادتوں کامساجداورامام بارگاہوں میں کرتے رہتے ہیں اورعملی زندگی یزیداوراس کے جمہوریت کے اصول وضوابط کی گذارتے چلے جارہے ہیں۔یہ کیسےممکن ہوسکتاہے کہ وہ زندگی یزید کی گذاریں اور عاقبت عالی مقام حضرت امام حسینؓ کی وصول کریں۔خدارااپنے اعمال پرذراغورکرلو۔اہل دل،اہل درداوراہل بصیرت علماکرام،مشائخ کرام اوران طیب ہستیوں کے پرستاروں سے ملتجی ہوں کہ وہ حقائق کوسمجھیں،پرکھیں اورمنزل کاتعین حقائق کی روشنی میں متعین کریں۔تاکہ مسلم امہ اورتمام انسانیت کی رہنمائی ہوسکے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت امام حسینؓ کے مشن کی تکمیل کی توفیق عطافرماویں۔امین۔

۱۰۔ ویسےتوراہ حق کے مسافروں نے ہردورمیں حق کی بالادستی کیلئے قربانیاں پیش کیں۔دنیا میں سب سے پہلے جناب ہابیل نے سچائی اورراستگی کی خاطراپنی جان کی قربانی پیش کی۔حضرت نوح علیہ السلام نے حق وصداقت کی خاطراپنے بیوی بیٹے اورظالم اور بےرحم لوگوں کے بےپناہ ظلم اوراذیتیں ایک طویل عرصہ تک برداشت کئے۔حضرت ایوب علیہ السلام ایک کڑی اوراذیتناک آزمائش میں سے گذرے۔حضرت شعیب علیہ السلام بھی اپنی قوم کی سختیاں جھیلتے رہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کواللہ تعالیٰ کی وحدانیت پرقائم رہنے کی بناپرتندتیزآگ کے شعلوں میں پھینکاگیا۔اس کے بعدان کوحضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کاحکم دیاگیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اورہامان جیسے ظالم اوربےرحم قاتلوں سےواسطہ پڑارہا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی روح القدس طیب ہستی کوقوم فرعون ویہود کے بدترین روح سوزنقادوں کے طعنوں کانشانہ بناپڑا۔یہودی قوم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیداہونے کے خدائی عمل کابڑی

بری طرح تمسخر اڑاتے اور ان کا جینا حرام کر دیتے۔ اس کے بعد خاتم الانبیا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو ایسی قوم سے واسطہ پڑا جو ظلم و تشدد اور اذیتناک مصائب و آلام سے ان کو گذارتے رہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں مردان حق، باطل کی یلغار کا سامنا کرتے رہے۔ دکھ، درد، مصیبتیں اور اذیتیں ان کا مقدر بنتی گئیں مگر وہ بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کرتے اور جانیں نچھاور کر کے مالک حقیقی کی وحدانیت کا پرچم بلند کرتے رہے۔ یا اللہ ان کی امتوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اور ہمت عطا فرما۔ امین۔

۱۱۔ ان حق پرستوں کی صف میں عالی مقام جناب حضرت سیدنا امام حسینؓ کا اسم مبارک ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے نہ صرف حقوق العباد کی رہنمائی اور حفاظت فرمائی بلکہ حقوق اللہ کی مرجھائی ہوئی کھیتی کو اپنے خون جگر سے سینچا۔ امام حسینؓ نے دین اسلام کو پنپتے اور ارتقا کی منازل طے کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ خلافت راشدہ کے تمام ادوار کے جملہ واقعات ان کی موجودگی اور نظروں کے سامنے گذرے۔ وہ ان تمام سیاق و اسباق اور محرکات کا بغور جائزہ لیتے رہے۔ یزید کا دین کش اور ملوکیتی کردار ان کے سامنے تھا۔ انہوں نے ان تمام حالات و واقعات کو بصیرت کی کسوٹی پر پرکھا اور سمجھا۔ آپ نے دیکھا کہ اسلامی خلافت، ملوکیت میں بدلی جارہی ہے۔ اسلام کی جمہوری روح اور شورائی نظام کو مسخ کیا جارہا ہے۔ اسلامی نظام خلافت کا ملوکیت میں تبدیل کرنا کوئی معمولی سانحہ نہ تھا۔ یہ ایک عظیم فتنہ تھا جس کا بیج امت محمدی ﷺ میں بویا جارہا تھا۔ اس فتنہ کا سدباب یا ختم کرنا وقت کا اہم تقاضا تھا۔ اس دینی مشن کے تدارک کیلئے واقعہ کربلا پیش آیا۔ حضرت امام حسینؓ نے ایک عظیم مقصد کی خاطر اپنا اور اپنے قرابت داروں اور اپنی محبوب و مقبول عزیز و اقارب اور پاکیزہ ہستیوں اور اپنے پیاروں کی ۷۲ قیمتی جانوں کی قربانی پیش کی۔ اپنا خون بہایا۔ حق پرستی اور دینی اصولوں کی خاطر انسانیت کو ایک نیا انمول درس دیا۔ یہ جنگ دینی نظریات کی حدود کے تحفظ کی خاطر لڑی گئی۔ یہ جنگ دستور مقدس کے نظام اور سسٹم کو توڑنے والوں کے خلاف لڑی گئی۔ یہ جنگ اسلامی ضابطہ حیات اور نظریات کو توڑنے والوں کے ساتھ لڑی گئی۔ یہ حق و باطل کا معرکہ خیر اور شر کے وارثوں کے درمیان لڑا گیا۔ یہ نور اور ظلمات کی جنگ تھی۔ یہ سانحہ، یہ المیہ، یہ قتال، یہ جنگ ایک ہی امت ایک ہی نبی، ایک ہی رسول ﷺ اور ایک ہی دین کے ماننے والوں کے درمیان رونما ہوا۔ یہ جنگ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے والوں اور ان کے توڑنے والوں کے درمیان لڑی گئی۔ یہ جنگ آج بھی جاری ہے۔ اس شہادت کے واقعہ سے لے کر آج تک اس المیہ پر جتنا ماتم کیا گیا۔ جتنے آنسو بہائے گئے، جتنا اس دردناک واقعہ کو بیان کرنے کیلئے کلام لکھا گیا۔ جتنا کچھ بیان کیا گیا۔ جتنا ان کے ایصال ثواب کے لئے کلام پاک اور درود پاک پڑھا گیا۔ جتنے ختم شریف دلوائے گئے۔ جتنی سبیلیں لگائی گئیں، جتنا اس ماہ محرم کا احترام کیا گیا، جتنا شہادت حسینؓ کا تذکرہ جاری ساری ہے۔ دنیا میں اس کی مثال ملنا ممکن ہی نہیں۔

۱۲۔ لیکن اس عظیم سانحہ کربلا کے اندر جو دعوت، جو فکر، جو نظریہ، جو نصاب، جو راستہ دین کی حفاظت کے لئے متعین کیا گیا تھا۔ وہ چودہ سو سال گذرنے کے باوجود تشنہ لب، شام غریباں کی طرح بے بسی کی عبرتناک شکل اختیار کیے آج بھی مسلم امہ کے سامنے سراپا سوال بنے کھڑا ہے۔ اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ ہے کوئی یزیدی ملوکیتی نظام کو للکارنے والا۔ ہے کوئی دینی نظریات کی بالادستی قائم کرنے والا۔ ہے کوئی مسلم امہ کو ان کی چھینی ہوئی وراثت کو واپس دلانے والا۔ ہے کوئی دستور مقدس کو پاکستان میں بحال کرنے والا۔ ہے کوئی کربلا والوں

کے نقش پا کو ڈھونڈ نے والا ۔ ہے کوئی حقیقی طلب کا طلبگار۔ ہے کوئی اس مشن کو لبیک کہنے والا ۔ ہے کوئی ان کے نقش قدم پر چلنے والا ۔ ہے کوئی ملوکیت ،فرعونیت اور یزیدیت کے فتنہ کو ختم کرنے والا ۔ ہے کوئی نفاق اور نفرت کی آگ کو بجھانے والا ۔ ہے کوئی انسانیت کے دلوں میں اخوت و محبت کے چراغ جلانے والا ۔ ہے کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو فرعون اور ہامان کی تعلیمات سے نجات دلانے والا ۔ ہے کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو خدمت خلق کا درس یاد کروانے والا، ہے کوئی اخلاقی، روحانی اور جسمانی اذیتوں میں مبتلا انسانیت کو نجات دلانے والا، ہے کوئی بیمار انسانیت کو شفا کی توفیق واپس دلوانے والا ۔ ہے کوئی منافقوں ،فرعونوں اور یزیدوں سے مذاہب کو نجات دلوانے والا ۔ ہے کوئی انسانوں کے بنائے ہوئے جمہوریت کے باطل ،ظالم ،غاصب ضابطہ حیات کو مٹانے والا ۔ ہے کوئی جمہوریت کے نظریات کی پیغمبران کے نظریات پر بالادستی کو ختم کر کے مذاہب کے نظریات کی سرفرازی واپس دلوانے والا ۔ ہے کوئی حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے نظریات ، ان کا تعلیمی نصاب ، ان کی روحانی تعلیمات ، ان کے اخوت و محبت کے درس ، ان کے عدل و انصاف کے ضابطے ، ان کے اعتدال و مساوات کے اصول ، ان کے شفقت و ادب کے راستے ، ان کے عفوو درگذر کے حوصلے ، ان کے اسوہ حسنہ کی خیرات کی آسمانی ، روحانی اور دینی قوتوں کو پھر سے بحال کرنے اور بروئے کار لانے والا ۔یا اللہ تو رحم فرما۔تو توفیق عطا فرما۔تو انسانیت پر اپنا فضل فرما۔یا اللہ تو انسانیت کو صالح دینی قیادت عطا فرما۔یا اللہ تو انسانیت کی رہنمائی فرما۔آمین ۔ثم آمین ۔

۱۳۔ اگرچہ امام حسینؓ جسمانی طور پر شہید ہو چکے ہیں ۔انہوں نے دین کی پامالی برداشت نہ کی ۔ وہ دین حق کی خاطر اپنا تن ، من ، دھن ، دین مبین پر نچھاور کر چکے ہیں ۔ وہ ہمیں کلمہ حق پڑھنے کا طریقہ بتا گئے ۔انہوں نے دکھی انسانیت کے تحفظ کی پذیرائی کی ۔ اگر اسلام کو سربلند اور اس کے وقار کو قائم رکھنا ہے ۔تو دین کے نفاذ اور اس کی سرکاری بالادستی کو ملک میں قائم کرنا ہوگا ۔ اور ان کے درس کو دہرانا ہوگا ۔انسانی زندگی فرعونی ،ملوکیتی ، یزیدی سامراج کے زیر اثر ہے ۔ کتاب و سنت کے قوانین اور نظریات ملک میں منسوخ اور معطل ہیں ۔اسلام کے نظام عدل کو ختم کر دیا گیا ہے ۔ ملک میں ملوکیت اور آمریت قائم ہے ۔حق کی قوت ختم ہو چکی ہے ۔ ملک میں قتل و غارت ،خوف و ہراس اور انارکی پھیل چکی ہے ۔اسلام دشمن قوتیں اور طاقتیں اسلامی تشخص ملک میں مسخ کر چکی ہیں ۔ ملک میں دینی قتال ، معاشی قتال ،انسانی قتال جاری تھا اور ابھی بھی جاری ہے ۔ ملک و ملت کے جسد کے جمہوریت کے مہلک کینسر کو صرف دین کے نظریات کی بالادستی ہی ختم کر سکتی ہے ۔یا اللہ ہمیں اہل بصیرت دیندار صالح قائد اور دینی قیادت عطا فرما ۔ امین ۔

۱۴۔ اس ملت اور اس ملک کا المیہ یہ ہے ۔کہ 1947ء سے جب پاکستان معرض وجود میں آیا ۔انگریز اس ملک کو چھوڑ گئے ۔لیکن ایک فاتح قوم کا ایک غلام قوم پر رائج اور مسلط کیا ہوا جمہوریت پر مشتمل ضابطہ حیات ۔اس کا طریقہ کار ، اس کی افسر شاہی ، اس کی عدلیہ ، اس کی نوکر شاہی ، اس کے قوانین اور ضوابط ، اس کے طبقاتی تعلیمی ادارے ، اس کا طبقاتی معاشی نظام اور تفاوتی معاشرتی سسٹم جوں کا توں جاری رہا ۔ جو من و عن آج بھی پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ ملک اور قوم پر مسلط ہے ۔ اس نظریاتی ملت مرحومہ پر جو جمہوریت کے نظریات اور سیاسی نظام انگریز ایک غلام قوم پر بالادستی قائم رکھنے کیلئے مسلط کر گیا ہے ۔ اس نظام کے تحت جو سیاستدان ، جو سیاسی حکمران اور جو فوجی

حکمران اس **ملک** پر حکومت کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ اس نظام اور اس کی سرکاری مشینری افسر شاہی، نوکر شاہی اور منصف شاہی کے شکنجوں میں جکڑے جاتے ہیں۔ وہ اور عوام جمہوریت کے باطل قوانین وضوابط کے پھندوں سے لٹکے، سسک سسک اور بلک بلک کر جیتے اور مرتے رہتے ہیں۔ جمہوریت کے پیروکاروں نے چودہ کروڑ انسانوں کو معاشی اور معاشرتی ابتری کا ایندھن بنا رکھا ہے۔ جمہوریت کی سرکاری مشینری افسر شاہی، نوکر شاہی اور منصف شاہی عدل کشی کے ضابطوں سے **ملک** وملت کو عدم استحکام اور تباہی کی طرف دھکیلتی جارہی ہے۔ پوری ملت کا کردار رشوت، کمیشن، کرپشن اور عدل کشی کی چتا میں جھونک دیا گیا ہے۔ ستر فیصد کسان اور انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند اور عوام الناس پیٹ کی آگ بجھانے میں مبتلا اور دوسری طرف ان کے یہ سرکاری ملازم **ملک** کا خزانہ چاٹنے میں مصروف۔ عوام بھوکے مریں اور خودکشیاں اور خودسوزیاں کرتے پھریں۔ اور ان کے یہ ملازم شیش محلوں میں عیاشانہ زندگی گذاریں۔ اب یہ غلامانہ غیر عادلانہ نظام اس ملت پر مزید مسلط نہیں رہ سکتا۔ **ملک** وملت کو مزید اس آگ کا ایندھن نہیں بنایا جاسکتا۔ **ملک** اس تفاوتی انارکی اور عدم استحکام کی حالت برداشت نہیں کرسکتا۔ دوسری طرف بیرونی طاقتیں اس انارکی اور خلفشار کا پورا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ فرعونی، یزیدی اور ملوکیتی نظام ملت او **ملک** کو نگلتا جارہا ہے۔ جمہوریت کی بالادستی مذہب کے نظریات، اس کی تعلیم وتربیت، اس کا طرز حیات، اس کی اخلاقی اقدار، اس کا معاشی نظام، اس کا معاشرتی سسٹم، اس کا نظام عدل اور اس کا تہذیبی کلچر مفلوج کرچکی ہے۔ جمہوریت کی بالادستی سے تمام مذاہب کی تعلیمات اور ان کی الہامی اقدار کو نجات دلوانا۔ پوری انسانیت کے ساتھ بھلائی کا ایک عظیم کارنامہ ہوگا۔ کیا آپ اسلامی خلافت کو ملوکیت میں بدلنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اسلام کی جمہوری روح اور اسلامی شورائی نظام کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فیصلہ خود کریں گے کہ آپ شہدائے کربلا اور امام حسینؓ کے دین کے شورائی نظام کا ساتھ دے رہے ہیں یا یزید کا یا اس کے ملوکیتی نظام کا۔ کیا آپ ذکر امام حسینؓ اور ماتم امام حسینؓ ہی کا ذکر واذکار کرتے رہیں گے یا ان کے مشن کی طرف بھی توجہ دیں گے۔ کیا آپ ان کے نقش قدم پر چل کر دینی نظریات کے تحفظ اور ان کی بالادستی کے لئے اپنا کردار ادا نہ کریں گے۔ کیا مقصد شہادت کو ان رائج کردہ عقیدت ومحبت کی روایات میں ہی گم کرتے جائیں گے۔ کیا پاکستان میں ہی مسلمانوں پر دین کی بالادستی قائم کرنے اور ان کے کردار کی پیروی کرنے سے گریز کرتے جائیں گے۔ کیا جسد ملت سے دین کی روحانی اور الہامی تعلیمات کے نشتر سے اس دور کی جمہوریت کی باطل، غاصب تعلیمات کا فاسد یزیدی خون نکالا اور ختم نہیں کیا جاسکتا۔ کیا مسلم امہ کی نسلوں کو پھر صداقت کا سبق اور پھر شجاعت کا سبق اور پھر امانت ودیانت کا بھولا سبق یاد نہیں کروایا جاسکتا۔ یاد رکھو۔ اس مملکت پاکستان میں اسلامی قائد اور اسلامی قیادت ہی ملت اور پوری انسانیت کو سچائی کی قوتیں، اعتدال و مساوات، ادب ومحبت، عدل وانصاف کو متعارف کرواسکتا ہے۔ اور ان کی شمع روشن کرسکتا ہے۔ اور مذہبی بر ہانی حکمتیں تہذیب حاضر کو مہیا کرسکتا ہے۔ دنیا کو امن کا گہوارہ اور اخوت ومحبت کی خوشبو سے اس دنیا کے چمن کو معطر اور مشفق بنا سکتا ہے۔ یا اللہ اپنے بندوں کو ایک مرکز پر اکٹھے ہونے اور اس کار خیر کو سرانجام دینے کی قوت عطا فرما۔ آمین۔

OQASA